Ramzan Half Para [pdf]

رمضان نصف پارہ [pdf]

1:سورۃ الفاتحہ

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
1	سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ	مکی	1	7	1	الٓمّٓ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا رب ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ جو نہایت مہربان اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ جو روزِ جزا کا مالک ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ ہمیں سیدھا راستہ دکھا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۶ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہو گئے

رکوع [۱]

قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری رسول حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر نازل کی ۔ سورۃ فاتحہ قرآن کی پہلی سورت بھی ہے اور قرآن کا

خلاصہ بھی ہے۔ اگر اس سورت کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور مطالعہ قرآن کے دوران انہیں ہر وقت ذہن میں رکھا جائے تو ان شاء اللہ پورا قرآن سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

قرآن کی تعلیمات کا محور مندرجہ ذیل دو نکات ہیں جو اس سورت کی پہلی تین آیات میں بیان کر دیئے گئے ہیں:

1. **اللہ کی وحدانیت**: اللہ ایک ہے، وہی اس کائنات کا رب ہے۔ کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے، اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ناقابل معافی جرم ہے۔ مزید یہ کہ وہ ہمہ وقت اپنی تمام مخلوقات پر انتہائی مہربان ہے۔ تمام انسانوں کو اس ہی کی بندگی اختیار کرنی چاہیے، اس ہی کی عبادت اور اس ہی کے احکام کی پابندی کرنی چاہیے۔

2. **قیامت کا وقوع**: قیامت برحق ہے، اس دن ہر فیصلہ کا اختیار صرف اللہ کو حاصل ہو گا۔ جو لوگ اللہ کی بندگی اختیار کریں گے قیامت کے دن انہیں اللہ کے فضل سے ہمیشہ کے لئے باغات جنت میں داخل کر دیا جائے گا جہاں وہ اپنی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی گزاریں گے، لیکن جو لوگ کفر کا راستہ اختیار کریں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہو گا۔

- [تفصیل کے لئے "انسانی زندگی کے مراحل"]
-

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
2	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ	مدنی	40	286	13	الٓمّٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ الف لام میم (یہ حروف مقطعات ہیں)

سورۃ فاتحہ میں انسان کی طرف سے سیدھا راستہ دکھانے کی دعا کی گئی تھی، اب سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 2 تا 5 میں اس دعا کا جواب ہے کہ یہ قرآن ایسی کتاب ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے نازل کی گئی ہے، لیکن اس سے فائدہ وہی لوگ اٹھائیں گے جو اس پر ایمان لائیں گے اور اس کے احکام پر عمل کریں گے۔ سب سے پہلی اور ضروری شرط ایمان بالغیب ہے (اللہ، اس کے فرشتوں، تمام رسولوں، وحی، کتابوں وغیرہ پر ایمان) کہ ایمان کے بغیر دنیا کی نعمتیں تو حاصل ہو سکتی ہیں لیکن آخرت کے حوالہ سے نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہدایت ممکن ہے۔ مومنین کی چھ خصوصیات کا ذکر۔

ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ یہ "الکتاب" ہے اس میں کچھ شک نہیں، یہ اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے بلاشبہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتاب ہے، یہ وہی کتاب ہے جس کا وعدہ تورات اور انجیل میں کیا گیا تھا اور مزید یہ کہ اس کے مضامین شک وشبہ سے بالاتر ہیں۔ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ یہ اللہ سے ڈرنے والے وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے،

اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ہدایت حاصل کرنے کے لئے اولین شرط اللہ پر مکمل ایمان ہے۔ مال و دولت سمیت تمام رزق اللہ ہی کا عطا کردہ ہے اور یہ انسان کی آزمائش کے لئے ہے۔ البتہ ہر انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس مال کو خواہ اس دنیا کی چند روزہ زندگی کی آسائشیں حاصل کرنے کے لئے صرف کر دے یا اللہ کی راہ میں خرچ کر کے جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کر لے، کہ یہی اس کا امتحان ہے وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اور یہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا سب پر ایمان رکھتے ہیں، اور آخرت پر بھی پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر لمحہ دل میں یہ خوف رہے کہ ہر انسان کی طرح ایک دن مجھے بھی اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے جہاں میری بقایا زندگی کی مستقل رہائش گاہ کے بارے میں فیصلہ ہوگا، نعمتوں سے بھری جنت یا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ حقیقی کامیابی پانے والے ہیں۔ ان خصوصیات میں سے چار کا تعلق ایمان و یقین سے ہے جبکہ دو کا تعلق اعمال سے ہے۔ ایمان لاتے ہی عملی زندگی میں نماز اور انفاق فی سبیل اللہ ضروری قرار پائے۔ حج اور روزہ کا یہاں ذکر نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے وقت پر آئیں گے لیکن یہ دو چیزیں فوراً ضروری قرار دے دی گئیں۔ انفاق فی سبیل اللہ میں زکوۃ اور صدقات دونوں شامل ہیں۔ اگرچہ زکوۃ بھی ایک سال کے بعد اور وہ بھی ایک مقرر نصاب کی موجودگی میں لازم ہے لیکن صدقات کی مد میں ہر وقت مال خرچ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک مستقل عبادت اور اللہ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔

آیات نمبر 6 تا 16 میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو پچھلی آیات میں مذکور چھ چیزوں کا یا ان میں سے بعض کا انکار کرتے ہیں۔ پھر یہ لوگ بھی دو گروہوں میں تقسیم ہیں، پہلے گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جو ہٹ دھرمی کی اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ اگر یہ حق بھی ہو تو ہم اسے نہیں مانیں گے، جیسے مدینہ کے بعض یہود اور ابو جہل اور اس کے ساتھی وغیرہ۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو بظاہر اپنے آپ کو مومن کہتے تھے لیکن در حقیقت ان کا ایمان محض دکھانے کے لئے تھا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝۶ بیشک وہ لوگ جنہوں نے ان باتوں کا انکار کیا اور کفر اختیار کرنے پر بضد ہیں، ان کے لئے برابر ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝۷ؑ رکوع [۱] اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے جو لوگ محض ضد، ہٹ دھرمی اور تعصّب کی وجہ سے یا تکبرّ اور حسد کی وجہ سے کفر پر اڑے رہے تو ان کی قسمت میں ہدایت نہیں ہے۔ اس زمانے میں ابو جہل اور ابو لہب جیسے کفار اس کی مثال تھے، لیکن ہر زمانے میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں اور موجود رہیں گے۔ آگے منافقین کا بیان ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۝۸ؘ اور لوگوں میں سے بعض وہ بھی ہیں جو زبان سے تو یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ پر اور یومِ قیامت پر ایمان لے آئے ہیں لیکن وہ ہرگز مومن نہیں ہیں

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؁ وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر وہ صرف اپنے آپ ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں لیکن انہیں اس بات کا بھی شعور نہیں ہے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ؀ ان کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے، پس اللہ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ؀ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ؀ یاد رکھو! کہ یہی لوگ حقیقت میں فساد برپا کرنے والے ہیں مگر انہیں اس بات کا شعور تک نہیں ہے

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایمان لے آؤ جیسے سب لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح یہ بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں جو غریب لوگ رسول اللہ (ﷺ) پر ایمان لائے تھے کفار کے سردار انہیں بے وقوف سمجھتے تھے

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ؀ آگاہ ہو جاؤ! دراصل یہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن انہیں اپنی بیوقوفی کا بھی علم نہیں ہے

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ اور جب یہ

منافق لوگ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ﴿۱۴﴾ اور جب اپنے شیطان ساتھیوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو مسلمانوں کے ساتھ مذاق کر رہے تھے اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴿۱۵﴾ اللہ انہیں ان کے مذاق کی سزا دے رہا ہے اور انہیں ڈھیل دے رہا ہے سو وہ خود اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴿۱۶﴾ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی لیکن ان کی تجارت فائدہ مند ثابت نہ ہوئی اور یہ ہدایت پر چلنے والے لوگ نہیں ہیں

آیات نمبر 17 تا 20 : پچھلی دس آیات میں منافقین کا ذکر تھا جو بظاہر اپنے آپ کو مومن کہتے تھے لیکن درحقیقت ان کا ایمان محض دکھانے کے لئے تھا۔ اگلی آیات میں ان کی حالت کے بارے میں دو مثالیں دی گئی ہیں کہ یہ بہرے، اندھے اور گونگے ہیں وہ گمراہی سے واپس نہیں لوٹیں گے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ ان کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس نے تاریکی میں آگ جلائی فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ اور جب اس آگ نے گرد و پیش کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی بینائی چھین لی اور انہیں تاریکیوں میں بھٹکتا چھوڑ دیا اب وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں پس وہ گمراہی سے واپس نہیں لوٹیں گے أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ یا ان منافقوں کی مثال یہ ہے کہ ان کے ارد گرد آسمان سے بارش برس رہی ہے جس میں اندھیرا ہے اور کڑک اور چمک بھی ہے يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ تو وہ کڑک کے باعث موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں، لیکن اللہ نے کافروں کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ یوں لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی زائل کر دے گی كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ جب بھی بجلی کی وجہ

سے ان کے لئے کچھ روشنی ہوتی ہے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا

جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ

اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بالکل سلب کر لیتا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۠﴿۲۰﴾ رکوع[۲] بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

آیات نمبر 21 تا 29 میں عمومی طور سے تمام بنی نوع انسان اور خصوصی طور سے مشرکین عرب سے خطاب ہے اور انہیں دعوت کہ جو نعمت انہیں دی جارہی ہے اس کی قدر کریں اور قرآن اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ اے لوگو! اپنے رب کی بندگی اختیار کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وہ رب جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ پس تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم اس بات کو خوب سمجھتے ہو وَ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ اور اگر تم اس کتاب کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے برگزیدہ بندے پر نازل کی ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ، وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ اور بیشک اس کام کے لئے اللہ کے سوا اپنے تمام حمائتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور یاد رکھو

کہ ہر گز ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرتے رہو جس کا ایندھن انسان اور پتھر
ہیں، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اور اے پیغمبر
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ! آپ ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے
رہے کہ ان کے لئے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں كُلَّمَا رُزِقُوْا
مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ
مُتَشَابِهًا ؕ جب انہیں ان باغات میں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں
گے کہ یہ تو وہی پھل ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا، کیونکہ انہیں صورت میں ملتے جلتے
پھل دیئے گئے ہوں گے وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ ان کے لئے جنت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس جنت میں ہمیشہ
ہمیشہ رہیں گے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ
بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ کوئی بھی مثال بیان فرمائے خواہ مچھر کی ہو یا
اس سے بھی بڑھ کر کسی حقیر چیز کی ہو فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ تو جو لوگ صاحب ایمان ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان
کے رب کی طرف سے بالکل ٹھیک اور موقع کے مطابق ہے وَ اَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ اور جنہوں نے کفر اختیار
کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسی مثال سے اللہ کا کیا مقصد ہے يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ

يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ اس طرح ایک ہی بات کے ذریعہ اللہ بہت سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دے دیتا ہے وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ لیکن اللہ اس مثال سے صرف انہی لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے جو پہلے ہی نافرمان ہیں اور جو اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں، اور ان رشتوں کو توڑتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ یہی لوگ بالآخر نقصان اٹھانے والے ہیں كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بھلا تم اللہ کا کس طرح انکار کرسکتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے، سو اس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر تم پر موت وارد کرے گا اور پھر دوبارہ تمہیں زندہ کرے گا، پھر تمہیں اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ اللہ ہی وہ ہستی ہے جس نے زمین میں جو کچھ بھی ہے، سارے کا سارا تمہارے لئے پیدا کیا، پھر اوپر کی طرف متوجہ ہوا اور سات خوبصورت آسمان بنا دیئے، وَ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ع اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے رکوع [۳]

آیات نمبر 30 تا 39 میں قصہ آدم و ابلیس بیان کیا گیا ہے، جب ابلیس نے تکبر کیا اور خود کو نسلی طور پر آدم سے برتر سمجھتے ہوئے اللہ کے حکم کے باوجود آدم (علیہ السّلام) کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا سو ہمیشہ کے لئے ملعون قرار پایا

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ؕ اور وہ وقت یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں یقیناً زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں قَالُوۡٓا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَ يَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ فرشتوں نے کہا کہ کیا آپ زمین میں کسی ایسے شخص کو نائب بنائیں گے جو اس میں فساد اور خونریزی کرے گا؟ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ حالانکہ ہم آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت آپ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں قَالَ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۳۰ اللہ نے فرمایا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۳۱ اور اللہ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر ان تمام چیزوں کو فرشتوں کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ مجھے ان چیزوں کے نام بتا دو اگر تم سچے ہو قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ۝۳۲ فرشتوں نے عرض کیا کہ تیری ذات ہر نقص سے پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر صرف وہی جو تو نے ہمیں سکھایا ہے، بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ‌ۚ اللہ نے فرمایا کہ اے آدم! اب تم انہیں ان چیزوں کے ناموں سے آگاہ کردو فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلْ لَّكُمۡ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ پس جب آدم علیہ السلام نے انہیں ان چیزوں کے نام بتادیے تو اللہ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام مخفی چیزوں کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَ اسۡتَكۡبَرَ ۖ وَ كَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور وہ کافروں میں سے ہوگیا وَ قُلۡنَا يٰٓاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَ زَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ وَ كُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا ۖ وَ لَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۵﴾ اور ہم نے آدم سے کہا کہ تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہو اور تم دونوں اس میں سے جو چاہو، جہاں سے چاہو کھاؤ، مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم نافرمان گنہگاروں میں سے ہو جاؤ گے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيۡهِ ۖ وَ قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ پھر شیطان نے انہیں بہکا کر جنت کے عیش و آرام سے نکلوا دیا، اور ہم نے حکم دیا کہ تم نیچے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے وَ لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ

مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ﴿۳۶﴾ اور اب تمہیں ایک معیّنہ مدت تک زمین میں ہی رہ کر سامان زیست سے فائدہ اٹھانا ہے فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴿۳۷﴾ پھر آدم (علیہ السّلام) نے اپنے رب سے معافی کے چند کلمات سیکھ لئے، پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی، بیشک وہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ ہم نے حکم دیا کہ تم سب کے سب اس جنت سے نیچے اتر جاؤ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴿۳۸﴾ پھر جب بھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے، نہ ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴿۳۹﴾ اور جو لوگ انکار کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے تو وہی جہنمی ہوں گے، وہ اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے رکوع[۴] قصہ ابلیس کے ذریعہ یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ابلیس انسان کا دشمن ہے اور اس کی پیروی کرنے والے لوگوں کو ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ ابلیس ہر ممکن طریقہ سے کوشش کرتا ہے کہ انسان اپنا زیادہ سے زیادہ مال اور وقت لہو و لعب میں صرف کرے اور کسی وقت بھی اللہ کی طرف رجوع نہ کرے

۞ آیت نمبر 40

آیات نمبر 40 تا 46 میں بنی اسرائیل سے خطاب کیا گیا ہے، جب بنی اسرائیل نے تکبر کیا اور خود کو نسلی طور پر برتر سمجھتے ہوئے رسول اللہ (ﷺ) کی رسالت سے انکار کیا کہ ہم برتر ہیں اور بنی اسمٰعیل کے کسی فرد کو رسول تسلیم نہیں کر سکتے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا، وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے۔ انہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسمعیل کی نسل کو بنی اسمعیل کہتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ ان ہی کی نسل سے تھے۔ اس خطاب میں بنی اسرائیل کو اللہ کے احسانات یاد کرائے گئے ہیں اور ان سے کہا گیا کہ وہ اللہ سے کیا گیا اپنا عہد پورا کریں، صرف اللہ ہی سے ڈریں اور قرآن اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِيٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَ اِيَّايَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾ اے بنی اسرائیل! میرے وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور تم میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کرو میں تمہارے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کروں گا، اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو

وَ اٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَ لَا تَكُوۡنُوۡٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۖ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِيۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۫ وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾ اور میری اتاری ہوئی اِس کتاب یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو اُس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے اور تم ہی سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیات کو حقیر

معاوضہ کے عوض فروخت نہ کرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۴۲ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ ہی حق کو جان بوجھ کر چھپاؤ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۝۴۳ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۴۴ کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب یعنی تورات پڑھتے ہو، تو تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۝۴۵ اور صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد چاہو، اور بیشک یہ مشکل کام ہے مگر اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہرگز نہیں الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝۴۶ رکوع ۵] [الربع] یہ اللہ سے ڈرنے والے لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آخر ایک دن انہیں اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ آخرکار ان کو اُسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے

آیات نمبر 47 تا 56 میں بنی اسرائیل کو ان کی ابتدائی تاریخ کے کچھ واقعات کی یاد دہانی۔ تمہیں فرعون کے ظلم سے نجات دلائی۔ موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی۔ اللہ کے نزدیک بزرگی و فضیلت کی بنیاد کسی خاص گروہ سے تعلق نہیں بلکہ وقت کے نبی پر ایمان لانا اور اعمال صالحہ کرنا ہے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ اے بنی اسرائیل! میرے وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تمہیں اقوام عالم پر فضیلت دی تھی وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کام نہ آسکے گا اور نہ کسی کی طرف سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی سے کوئی فدیہ یا معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کسی کی اِمداد کی جا سکے گی وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمہیں قومِ فرعون سے نجات عطا کی، جو تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے، وہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

وَ اَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ﴿۵۰﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمہیں بچانے کے لئے سمندر کو پھاڑ دیا پھر ہم نے تمہیں بچا لیا اور قومِ فرعون کو غرق کر دیا اور تم یہ سب کچھ خود دیکھ رہے تھے وَ اِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤی اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ وَ اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ﴿۵۱﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا پھر تم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کے جانے کے بعد ایک بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا اور تم نے اس وقت بہت بڑا ظلم اور نافرمانی کی تھی ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ﴿۵۲﴾ مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید تم شکر ادا کرو اور ہمارا احسان مانو وَ اِذۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ الۡفُرۡقَانَ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ﴿۵۳﴾ اور ہمارا وہ احسان بھی یاد کرو جب ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کو تورات کی شکل میں وہ کتاب عطا کی جو حق و باطل میں فرق کرنا سکھاتی تھی تاکہ تم راہِ ہدایت پا سکو وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اِنَّکُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ بِاتِّخَاذِکُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰی بَارِئِکُمۡ فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اور جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بیشک تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا ہے، تو اب اپنے خالق کے حضور توبہ کرو، اور تم میں سے جو مجرم ہیں انہیں قتل کر ڈالو ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ عِنۡدَ بَارِئِکُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ﴿۵۴﴾ تمہارے خالق کے نزدیک یہی طریقہ تمہارے لئے بہترین توبہ ہے، پھر اس نے تمہاری توبہ

قبول فرمالی، یقینا وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝۵۵ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم اللہ کو کھلی آنکھوں سے خود نہ دیکھ لیں، پھر تمہیں بجلی کی کڑک نے آپکڑا اور تم یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝۵۶ پھر ہم نے تمہارے مرنے کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ کردیا تا کہ تم ہمارا شکر ادا کرو اور احسان مانو

آیات نمبر 57 تا62: پچھلی آیات میں بنی اسرائیل کو ان کی ابتدائی تاریخ کے کچھ واقعات یاد دلائے تھے، ان ہی کا آگے تسلسل۔ دھوپ میں بادل کا سایہ۔ کھانے کے لئے من و سلویٰ۔ پانی کے لئے بارہ چشمے۔ یاددہانی کہ تمہیں جو کچھ ملا وہ محض اللہ کے فضل سے تھا، جب بھی تم نے ناشکری کی تو تمہیں سخت سزا ملی اور اللہ کے نزدیک بزرگی و فضیلت کی بنیاد کسی خاص گروہ سے تعلق نہیں بلکہ وقت کے نبی پر ایمان لانا اور اعمال صالحہ کرنا ہے

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ اور یاد کرو جب ہم نے تم پر دھوپ سے بچنے کے لئے بادل کا سایہ کئے رکھا اور کھانے کے لئے ہم نے تم پر مَنّ و سلویٰ اتارا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ﴿۵۷﴾ تاکہ تم ہماری عطا کی ہوئی پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ، لیکن انہوں نے ہماری نعمتوں کی ناشکری کر کے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے رہے وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ﴿۵۸﴾ اور یاد کرو جب ہم نے حکم دیا تھا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب جی بھر کے کھاؤ لیکن دروازے میں عاجزی سے سر جھکاتے ہوئے داخل ہونا اور زبان سے "حطّہ" یعنی "ہمیں بخش دے" کہتے جانا، ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو مزید نوازیں گے فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ

فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۵۹﴾

پھر ان ظالموں نے اس لفظ کو جو ان سے کہا گیا تھا ایک اور کلمہ سے بدل ڈالا سو ہم نے ان ظالموں پر آسمان سے سخت آفت اتار دی اس وجہ سے کہ وہ ہماری حکم عدولی کر رہے تھے

رکوع [۶]

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ؕ

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے ہم سے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا، تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنا عصا اس پتھر پر مارو، پھر اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے

قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ‌ؕ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۰﴾

بنی اسرائیل کے ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا، انہیں یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور پیو لیکن زمین میں فساد انگیزی نہ کرتے پھرو

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا‌ؕ

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم مستقل ایک ہی قسم کے کھانے یعنی منّ و سلویٰ پر صبر نہیں کر سکتے پس آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے زمین سے اگنے والی چیزوں میں سے ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز پیدا فرما دے،

قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ‌ؕ

موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے ایک ادنیٰ چیز مانگتے

ہو؟ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ اگر تم یہی چاہتے ہو تو کسی بھی شہر میں جا اترو، بلاشبہ وہاں تمہیں وہ سب کچھ مل جائے گا جو تم مانگتے ہو وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ اور آخر کار ان پر ذلّت وخواری اور پستی و بدحالی مسلط کر دی گئی، اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اپنے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے، اور یہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ وہ نافرمانی کے عادی ہو گئے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے [رکوع ۷]

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ بیشک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں یا وہ لوگ جو یہودی، نصاریٰ یا صابی ہیں ان میں جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے گا اور نیک اعمال کرتا رہے گا، تو ایسے لوگوں کا اجر ان کے رب کے پاس ہو گا، ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

آیات نمبر 63 تا 71 میں بنی اسرائیل کی تاریخ جو عہد شکنی سے بھری پڑی ہے یاد دلا کر یہ بات واضح کر دی گئی کہ اب اللہ ان کو امت مسلمہ کے منصب سے معزول کر کے ایک نئی امت اٹھانے والا ہے ۔ اللہ کی ہدایت پر موسیٰ علیہ السلام کا ایک گائے ذبح کرنے کا حکم اور لوگوں کا مختلف بہانے تراشنا۔

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ ؕ اور یاد کرو جب ہم نے کوہ طور کو تمہارے اوپر معلق کر دیا اور تم سے پختہ عہد لیا خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّ اذۡکُرُوۡا مَا فِیۡہِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس پر سختی سے کاربند رہو اور جو احکام اس کتاب یعنی تورات میں دئے گئے ہیں اسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ ۚ فَلَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ لَکُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۶۴﴾ پھر اس قول و قرار کے بعد بھی تم اپنے عہد سے پھر گئے، پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم ضرور تباہ ہو جاتے وَ لَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِیۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡکُمۡ فِی السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَہُمۡ کُوۡنُوۡا قِرَدَۃً خٰسِـِٕیۡنَ ﴿ۚ۶۵﴾ اور یقیناً تم اپنے ان لوگوں سے خوب واقف ہو جنہوں نے ہفتہ کے دن کے مقررہ احکام کے بارے میں نافرمانی کی تو ہم نے ان سے کہہ دیا تھا کہ تم ذلیل و خوار بندر بن جاؤ "بس اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا اردہ کرتا ہے تو صرف کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ فوراً ہو جاتی ہے" {36:82} فَجَعَلۡنٰہَا نَکَالًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہَا وَ مَا خَلۡفَہَا وَ مَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۶﴾ پس ہم نے اس مسخ کے واقعہ

کو ان لوگوں کے لئے جو وہاں موجود تھے اور اس کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے
باعثِ عبرت اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت کا ذریعہ بنا دیا وَ اِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا اور وہ واقعہ یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک اللہ
تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، تو وہ کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے مذاق
کرتے ہیں؟ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ موسیٰ (علیہ
السّلام) نے فرمایا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نادانوں جیسی باتیں کروں قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے لئے اپنے رب
سے درخواست کریں کہ وہ ہمیں واضح طور پر بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ قَالَ
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا
مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ موسیٰ (علیہ السّلام) نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ایسی ہونی
چاہئے کہ نہ تو بالکل بوڑھی ہو اور نہ ہی بہت کم عمر بلکہ درمیانی عمر کی ہو، پس اب جس
بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کر ڈالو قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا
لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ
النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ وہ بولے کہ اپنے رب سے ہمارے حق میں دعا کریں، وہ ہمارے لئے
بالکل واضح کر دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ (علیہ السّلام) نے کہا کہ اللہ فرماتا
ہے کہ اس گائے کا رنگ زرد ہونا چاہئے، اس کی رنگت ایسی گہری شوخ ہو کہ دیکھنے

والوں کو بہت اچھی لگے قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الۡبَقَرَ
تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا ؕ وَ اِنَّآ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۷۰﴾ انہوں نے کہا کہ بے شک ہم
گائے کے بارے میں کچھ شبہ میں پڑ گئے ہیں، آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے
کہ وہ ہمیں واضح الفاظ میں بتادے کہ یہ گائے کیسی ہو؟، اور یقیناً اگر اللہ نے چاہا تو اس
دفعہ ہم ضرور اس گائے کا پتہ چلا لیں گے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ
تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَ لَا تَسۡقِى الۡحَرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ موسیٰ (علیہ
السّلام) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسی گائے ہونی چاہئے جس سے نہ زمین
میں ہل چلانے کی محنت لی جاتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہو،
بالکل تندرست ہو اور اس میں کوئی داغ دھبہ بھی نہ ہو قَالُوا الۡـٰٔنَ جِئۡتَ
بِالۡحَقِّ ؕ فَذَبَحُوۡهَا وَ مَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۱﴾ اس پر وہ پکار اٹھے کہ اب آپ
نے ٹھیک پتہ بتایا ہے، پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کر ہی ڈالا، حالانکہ وہ ایسا کرتے
ہوئے معلوم نہ ہوتے تھے رکوع [۸]

آیات نمبر 72 تا 77 : پچھلی آیات میں گائے کو ذبح کرنے کے حکم دیا گیا تھا، یہاں اس کی حکمت بیان کی گئی ہے۔ یہود کی منافقانہ سرگرمیوں کا ذکر اور انہیں تنبیہ کہ اللہ ان کی سب باتوں کو جانتا ہے۔

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

یہ اس وقت کا ذکر ہے جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور ایک دوسرے پر اس کا الزام دھرنے لگے، لیکن اللہ کو اس بات کا ظاہر کرنا مقصود تھا جسے تم چھپا رہے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ پھر ہم نے حکم دیا کہ اس مُردہ شخص پر اس ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا مارو، اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کر دے گا اور وہ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو، وہ مردہ شخص کچھ دیر کے لئے زندہ ہو گیا اور اپنے قاتل کا نام بتا دیا جو وہ چھپا رہے تھے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہو گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت

وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ کیونکہ پتھروں میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، اور بلاشبہ ان میں سے بعض ایسے پتھر بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکل آتا ہے

وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اور بیشک ان میں

سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں، اور یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴿۷۵﴾ اے مسلمانو! کیا تم اب بھی یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے جبکہ ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی تھے کہ اللہ کا کلام یعنی تورات سنتے پھر اسے اچھی طرح سمجھنے کے بعد اس میں تحریف کر دیتے تھے حالانکہ وہ اس کام کی برائی کو خوب جانتے تھے وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴿۷۶﴾ اور یہ منافق یہود جب اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں، لیکن جب آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم ان مسلمانوں کو وہ باتیں بتا رہے ہو جو اللہ نے تم پر تورات کے ذریعے ظاہر کی ہیں کہیں ایسا نہ ہو یہ مسلمان ان باتوں کی وجہ سے قیامت کے دن تمہارے رب کے حضور تم پر حجت قائم کر دیں، کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے؟ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ﴿۷۷﴾ کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ کو وہ سب کچھ معلوم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں